

منشور رسولان بمعنی محتاج بخاتم

باختام و مہر آمدہ منشور محمد

توریت بلا توبہ انجیل بتجیل

گویمان مفت و میرت میر محمد



فرمان رسول اسلاف ساختہ فرمود

توقیع خط آیت منشور محمد

توریت و ہم انجیل بر توبہ بتجیل

چون گشت علم بیت منشور محمد

منبر مطبوعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۹ شمسی ہجری مقام بنگلہ جلالہ

منشوی عیش

مستوجب حمد و خدایہ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے
مالک رازق کریم خالق
خلاق زمین و آسمان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے
تذریل فلک بوجہ حسن
شاہنشاہ ملک بے مثالی
دیہیم جلال منور پر ہی
خالق پر چیز کا وہی ہے
فعال حکیم لایزالے
کیا کہوں ثناء پر دیا ک
جب نعت نبی کا وقت آیا
لولاک لما خلقت الافلاک

جو خسر و کشور بقا ہے
سلطان قلم و ابد ہے
غافل سامع مرید صادق
وہ غارس باغ کن نکاح
اہارہ ہزار عالم اوسکے
شمع مہر سے ہے روشن
محبوب حسرت لایزالہ
اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہو
صفت پر چیزیں رکھی ہی
ہوتی نہیں مصلحت خالی
ارشاد نبی ہے ماعرفناک
خامد نے ادب سے سر جکایا
آیا ہے نشان ثناء لولاک

ای اصل علی رسول احمد
جو اوسکی ثناء لکھو وہ کم ہی
وہ افسر فرق انبیاء ہے
شاہنشاہ کشور نبوت
سب پر شرف نبی عیان ہے
ای خامد عیش لکھ بالفا
جب نکلا یہ رشک گلزار
جو فضل و شرف اسوی ہی
نور بخ و پذیر اسلام
شمس لا بخار آسمان پر
کرتا ہے بقلب ارونا شام
چیتے ہیں صبح سب کو ایف
عدہ خبریں نفیس مضمون
ہر سال روپیہ پانچ جود

سرورائے سیمبر ان محمد
خود شید عر ب مہم ہے
محبوب جناب کبریا ہے
آر ایش مسند شریعت
وہ علت فاعلی جہان ہے
منشور محمدی کے اوصاف
نظرون سے گرے جہاں انبیا
ہمنام جناب مصطفیٰ ہی
ماخی مل ظہیر اسلام
ہر پیش مسیح نیک اختر
منشور محمدی کی مہر
بے شبہ ہی افسر صحیف
ہر لفظ ہے رشک و رکون
اس گو بر بے بیا کو وہ

پیشانی کی ای بار
سال و روز و شب الہی
اس نظم کو کر چکا جب زمام

ما بعد سے کچھ نہیں سر و کا
ہو او سکوبہت بڑی ترقی
تو قیام محمدی رکھنا نام

علامہ ظہور الہی

مدرسہ مارمل سکول امرتسر میں دیہاتی اور شہری
غریبوں کے تعلیم پلٹے ہیں اور طلباء کو تعلیم کے صلہ میں
مدرسہ کی طرف سے کچھ وظیفہ ملا کرے ہے۔ اور
ہڈ ماسٹر اس مدرسہ کا کیور صاحب کے اول میں یہ
اس مدرسہ کا استاد دوم درجہ کا تھا مگر جب سے
راجس صاحب ولایت چل دیا ہے یہ اول درجہ کا
استاد ہے۔ الغرض یہ صاحب پر روز تین تیرہ کے
حکایت سناتا ہے اک دو غریب مسلمان لڑکے جو
پیلے برائے نام مسلمان تھے۔ ہمیں بلکہ کتب و نیات
سے خاک ہی نہ جانتے تھے۔ اسی مدرسہ میں تعلیم
پلٹے تھے۔ ان کو مسٹر کیور نے لالچ دے دلا عیسائی
کیا۔ طبع راسد حرف ست و ہر سہ تھی۔ پندرہ پندرہ
کی ملازمت دیکر لو دیا نہ نوکر کر کے بھیج دیا۔
وہاں جب لگے دینیات کی کتابوں کی مطالعہ
کرنے تو سب پاؤں بیٹھ کا ہنگ پیاز کھا پر ہو گیا
اور انکی ہی انگلی کہلی اب کردہ سے پشیمان ہو
تائب ہوئے اور نئی سکر دین حقیقی پر آئے ہیں
ان دونوں صاحبوں نام نامی امام الدین اور
سلطان احمد ہیں۔

رقیب میر کرامت اللہ۔ مشن سکول امرتسر۔

ترجمہ الجوائب منہجہ ۲۰۰ معاہدات ٹونس

در بیولا با بعالی سے اپنے سفیران متعینہ دول خارجیہ
کے نام ایک یادداشت در بارہ ٹونس لکھی ہے کہ اپنے
اپنے مقام تعیناتی کے بادشاہوں کو با بعالی کے طرف
سے مطلع کر دیں کہ دولت فرانس نے جو بالفعل اپنی
کابینہ جنرل کے معرفت طرابلس میں دستیار دیا ہے
کہ بموجب جدید معاہدہ کے جو درمیان دولت فرانس
اور وائی ٹونس کے ہوا ہے کابینہ جنرل فرانس
کو باشندگان ٹونس کے حقوق کی حفاظت جو باہر کے
ملکوں رہتے ہیں کرینا اختیار سے لہذا جو کو ٹونس
کے طرابلس میں ہیں انکی نام کی فہرست کابینہ جنرل
لکھ کر طیارہ کرینگا اور ان کی حقوق کی حفاظت کرینگا
لہذا با بعالی اس امر میں معارضہ کر کے اطلاع دیتے
ہیں کہ جو عہد نامہ درمیان وائی ٹونس اور دولت
فرانس کے ہوا ہے اور وہ بطور مکابہ کے ہوا ہے
اوسکا اعتماد با بعالی کو نہیں ہے اور با بعالی کے
عہد و یک وہ عہد نامہ نامقبول و نامنظور ہے اور
وائی ٹونس پر کابینہ جنرل کو کچھ اختیار نہیں ہے
اور خصوصاً طرابلس میں کہ وہ ایک قطعہ ممالک محروسہ
سلطنت عثمانیہ کا ہے اور اہل ٹونس رعیت دولت
علیہ کے ہیں ادنی دعویٰ اور اختیار کابینہ جنرل
فرانس کا ادنیٰ جائز نہ ہوگا اور با بعالی اپنی حق
اور تسلط کی حفاظت جو ٹونس و اہل ٹونس پر ہے
ہمیشہ کرنے کے لئے مستعد ہے سفیران با بعالی

لازم ہے کہ ایک ایک نقل اس یادداشت کی نظر
خارجہ کو اپنی تمیناتی کے سرکاروں میں حوالہ
کرنے اطلاع دین فتمند۔
دستخط مصطفیٰ عالم خان خارجیہ۔

مجمعی

اخبار مشور محمدی کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب
مظفر ازہن کہ بوجہ وفات میم صاحبہ گورنر صاحب
ممبی تمام قوموں نے اپنی دلی رنج کا اظہار کیا ہے
جس کے جواب میں حضور گورنر صاحب نے بذریعہ تحریر
کے شکریہ ادا کیا۔ نہایت خوشی سے لکھا جاتا ہے
کہ ممبی میں ایک انجمن موسومہ بہ تائید اسلام جاری
ہوئی جسکی اصلی غرض یہ ہے کہ نو مسلموں کی کال
ملاوے خبر گیری کیجاوے چونکہ انکے کوئی عمرہ
طور سے بندوبست نہ تھا اس سبب جو شخص دین
اسلام قبول کرتا تھا اسکی حالت نہایت خراب
ہو جاتی تھی بلکہ بعض پر مذہب عیسوی قبول کر لیتی
تھے اس انجمن کے کئے جملے جامع مسجد ممبی میں
ہونے سے ابھر جلسہ میں یہ امر قرار پایا کہ ایسا شہنشاہ
اردو اور گجراتی میں چھاپ کر شائع کیا جاوے
تاکہ باہمت مسلمان اس کا رخصر میں مدد کریں۔
کہاں ہیں خیر خواہان امت محمدی و جان نثاران
دین احمدی یہ موقع اونکی وریا دلی اور غایت
کام ہے اور خوب یاد رہے کہ یہ انجمن نہایت معتبر
اور عالموں کی انجمن ہے چنانچہ اس کے صدر مجلس
شیخ غلیب صاحب عبد الحمید بن ابراہیم باعظمت

فطیب مسجد جامع ممبی اور خزانچی جناب حاجی ماسٹر
صاحب بورانی ہیں جو قوم میں من نہایت مشہور
اور لائق شخص ہیں اور خود ادبوں نے اس کا
میں فہرست ایبہ زر روپیہ کی دیا ہے جسکی مفصل
کیفیت آئندہ کہی لکھی جاوے گی اب وہ اشتہار
واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار مشور محمدی ذیل میں
درج کیا جاتا ہے۔

ہو اللہ المستعان

قال للہ تعالیٰ۔ مثل الذین ینفقون اموالہم فی
سبیل اللہ کمثل حبۃ انبت سبع سنابل فی کل
سنبۃ ما ینتجہ واللہ یضاعف لمن یشاء
واللہ واسع علیم۔ جماعت المسلمین پر مخفی
نہ ہے کہ ہندوستان میں جو لوگ جدید مشرف بہ
اسلام ہوتے ہیں اونکا حال قابل رحم کر نیکو ہے
کیونکہ جب وہ لوگ کلہ پڑ پڑ مسجد سے باہر نکلتے ہیں
تو پیر کوئی اونکا پریشان نہیں ہوتا تو وہ بیچارے
معصیت کے مارے حیران و پریشان بیٹکے
اس طرف سے اوس طرف پہر کرتے ہیں اور بعض اس پر
برداشت نہ کر کے مرتد ہو جاتے ہیں نعوذ باللہ
منہا اسلئے انکی یہ اذیت دفع کرنے کے لئے ایک
مجلس مسجد جامع ممبی میں ماہ ذی القعدہ ۱۲۹۴ھ
کے اکیسویں تاریخ راتوار کے روز قبل از نماز ظہر
منعقد ہوئی تھی اور اس میں اکثر سادات و علماء و
مشائخ و تجار و عمار شہر اور ہر ایک جماعت کے
سیئہ اور محکمہ متولی تشریف لائے تھے بعد

پرنے روئے داد مجالس سابقہ کے چندہ شروع ہوا پھر
اوسى مجلس میں بالاتفاق یہ قرار پایا کہ چندہ کے
کاغذ ہر جماعت مسلمین میں تقسیم کئے جاویں تا وہ
صاحب اپنی اپنی جماعت اور محلہ سے چندہ فراہم کریں
لہذا جو صاحب چندہ دین وہ بنام خزانچی انجمن خباب
حاجی ماسٹ صاحب نوزانی محلہ میمن شہر بمبئی کے
ارسال فرما کر رسید حاصل کریں۔

دستخط عبد الحمید بن ابراہیم باغکھٹہ
خطیب مسجد جامع بمبئی۔

بقیہ جواب نوز افشان

اجار نوز افشان نمبر ۵۲ جلد ۹ صفحہ ۲۱۲ قولہ اور
جس میں ہم نے ثابت کیا کہ محمد صاحب ایسے امی نہ تھے
جو وہ چور کے ہر ایک شخص اپنے پر وسی سے سچے
بوتے کہ ہم تو آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں۔
انہیوں ۲۵-۲۶ مہربان من کہاں اور کس مقام
پر ثابت کیا۔ آپ قیامت تک پیغمبر اسلام کا امی نہ
ہوتا نہیں ثابت کر سکتے پادری عماد الدین منا
سے تو پوچھ لیا ہوتا۔ حضور خدا اس شخص کو جو بے
علم ہے ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۶ صفحہ ۳۶۶
اور آپ تو لکھ چکے ہیں کہ جو کچھ جواب میں لکھا جا چکا
وہ کتب اہل اسلام واحادیث ومفسرین قول کے
بموجب درج کیا جائیگا صفحہ ۲۹۶ پس کس مفسر
کے قول سے ثابت کیا اوسکا نام تو بتائے یا وہ
مفسر آپ کا بھولا بھالا دل ہے اور مناسب ہی
ہے کہ علم در سفینہ نہیں بلکہ در سینہ چلے ہے

قولہ ہم نے قیاساً یہ نتیجہ انہیں آیات سے نکالا تھا
اب یہ مقام ناظرین کے ملاحظہ کے لائق ہے۔ اور
دعوی صرف ہمارا ہی نہیں ہے بلکہ صاف صاف قرآن
میں لکھا ہے صفحہ ۳۹۶ اور۔ کیونکہ آئینہ قرآن
میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ قرآن کے آیات کے حوالہ
ہیں اس میں کم و بیش ہم نے کچھ نہیں کیا ہے۔ اور
دیگر آیات پیش کرتے ہیں جسے محمد صاحب کا لکھنا
پر ہنا ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو کچھ جواب میں لکھا
جائیگا وہ کتب اہل اسلام واحادیث ومفسرین کے
قول کے بموجب درج کیا جائیگا۔ اور ایک عالم فرما
ہیں کہ یقین سے بارہے کہ محمد اپنے چالیس دین ہمارے
تک ان پر لکھا رہا۔ اور۔ اوسنے علی ابن ابی
طالب کے ساتھ تربیت پائے۔ بعد ان اقوال مذکورہ
کے پادری صاحب لاچار ہو کر قیاساً نتیجہ نکالنے
لگے اور پر کی تحریر سب بھول گئے۔ واہ پادری صاحب
پیغمبر اسلام کا امی نہ ہونا خوب ثابت کیا لاؤ گاتہ۔
یہ ہی نہیں آگے اسکے اور ہی آپ کے اقوال میں
قولہ ہمارا گمان نقدیق کے درجہ کو پہنچا ہے
الہ اور قولہ ہم نے اپنے یقین کو ظاہر کر کے دلائل
کو پیش کیا الہ۔ آپ گنتے تو جائیں آپ کی تحریر کے
گنتے رنگ بدلے۔ حافظہ نباشد اسکو کہتے ہیں۔
کی بہت تدبیر لیکن کیا کرے تقدیر کو۔ بعد اسکے
آپ اپنی زبردستی ملاحظہ فرمائیں۔ قولہ مگر تو
ہی ہمارے دلیلون کو جواب کافی نہ دیا الہ
قولہ ہر اہم خانہ کا دیکھو وہ آیا۔ قرآن میں

میں دیکھے نہیں تو معلوم ہوا کہ اول تو کہنے کا بالکل لز
 یت میں کچھ ذکر نہیں ہے صفحہ ۳۹۰ ایضاً اس
 جگہ سے صریحاً ان کا کہنا پر نہایت ثابت نہیں ہوتا
 ورجس آیات کو جناب نے لکھا ہے اس میں مراد
 اس پر ہے کہ جیسا عبارت قرآن کو بجائے
 لفظ گفتن کے کہ اس کے معنی کہنے کے ہیں
 پر نہ بولا جاوے۔ اور دیگر امور جو بظاہر
 بلا ثبوت خاص قیاسی ہیں دلیل اثبات امر
 مستقرہ نہیں ہو سکے۔ صفحہ ۴۱۴ اور جو بعد
 لفظ قدم سے علم الامسان عالم بعلم جناب نے
 متروک کیا ہے وہ ثبوت قطعی آنحضرت کے امی ہو سکا
 البتہ ہو سکتا ہے یہ جواب آپکا برخلاف سوال دریا
 طبع کے ہے اور منجملہ ان آیات کے کوئی آیت
 سے مراد لکھنے اور کس سے معنی پڑنے کے حاصل کئے
 گئے۔ کیون صاحب اسکو جواب کافی نہیں کہتے ہیں
 اب آپ تو فرمائیں کہ ہر ام خالصہ کے سوال
 کا جواب کافی کیا دیا ہے۔ اولے چور کو تو ال کو
 ڈانڈے کا سامنا ملے ہے۔ اب اک فقرہ پادری
 صاحب دستا نہ عرض کرتا ہوں ماننا اور نہ ماننا
 انکا اختیار ہے وہ یہ ہے کہ جو بحث اپنے اور اک
 سے خارج ہو اس میں حجت کرنی عبت ہے۔ آپسے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امی نہ ہونا ہرگز ثابت نہ
 ہوگا قولہ چنانچہ جب محمد صاحب مدینہ میں آئے
 تو اپنے آپ اس قول کو کیوں بہو جاتی ہیں
 کہ جو کچھ جواب میں لکھا جائیگا وہ کتب اہل اسلام

واحادیث و مفسرین کے قول کے بموجب درج کیا جائے
 فرمانے تو یہ کس کتاب میں ہے اور کوئی حدیث
 اور کس مفسر کا قول ہے اور جس کتاب سے اسکو لکھا
 ہے اسکی جواب کیا خطا کی تھی جو جناب تارک ہو
 ایسی ہے انصافی خاص کر آپ کو نہ چاہیے۔ اب میں
 اپنوا سکا الزامی جواب دیتا ہوں سنبھلے۔ بغیر
 محال اگر یہودیوں کا قول آپ کے نزدیک غیر
 اسلام کے حق میں سند ہے تو یہود کے زبان سے
 کنواری مریم کو کہان چھپاؤ گے اور مریم کے ایللو
 اور خدا کے عزیز بیٹے کو سخت و سخت یہود کے زبان
 سے سنوا کر کیا یہاں سی دی دلوادو پادری صاحب
 کہو تو کچھ گہری ہی خبر ہے۔ چنانچہ مشتمل نمونہ از خدا
 پیش کرتا ہوں۔ حضرت مریم کو جو تہمتیں یہود نے
 لگائے ہیں ہم باعث ادب کے زبان پر نہیں
 لاسکتے کتاب اکسبومو کو دیکھ لو صفحہ ۴۴ اور یوسف
 نجار نے حضرت مریم کو چھکی چھوڑنا چاہا متنی ۱۹۱
 یہ کیا معاملہ ہے بیان تو کرو۔ اور کتاب تاملود
 میں مسیح کو ساحر کہا ہے دیکھو خطوط صفحہ ۶۹۔
 مطبوعہ ۱۸۹۹ء حضرت مسیح کے معجزوں کی نسبت
 سبلس کا قول مگر وہ ہی مثل یہودیوں کی بار بار
 بیان کرتا ہے مسیح نے ان کو جادوگری سے کیا
 دیکھو خطوط صفحہ ۷۰ اور۔ کیونکہ یوحنا کہا تا میتا
 نہیں آیا اور وے کہتے ہیں کہ اسپر ایک دیوی ہے
 ابن آدم کہا تا میتا آیا اور وے کہتے ہیں کہ دیکھو
 ایک کہا داور شربی اور محمول لینے والوں اور

گنہ گاروں کا بار متی ۱۱-۱۸ و ۱۹-۳۳ و ۴۰-۴۲ باعث طول کلام کے اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اب آپ اپنے اس مخزن کو منظر انصاف ملاحظہ فرمائے کہ جنکو یہودی شریف الخاندان ان کلمات سے یاد و ثا و کریں۔ آپ اُن کو لغو ذبا اللہ منها حدک بنا بیہین۔ اور یہی ایک فقرہ سنلو عیسے مصلوبی جنکو عیسائی بڑے نخر سے کہا کرتے ہیں کہ وہ وارث تخت حضرت داود ہیں سو وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ وہ یہود اقیم کے (متی ۱-۱۱) اولاد ہیں اور یہود اقیم کے (اول تواریخ ۳-۱۶) اولاد میں کوئی شخص وارث تخت داود علیہ السلام نہ ہوگا۔ کیونکہ یہود اقیم نے اپنی سلطنت میں مسیح ۶۰ برس کی قریب پیشتر ارمیا کا صحیفہ جلا دیا تھا اور خدا نے فرمایا کہ اوسکی اولاد میں کوئی شخص تخت داود نہ پائیگا دیکھو ارمیا ۳۶ اور فی الواقع تخت حضرت داود تو اور پھر ہے مسیح مصلوبی کو چوکے ہی میسر نہیں ہوئے۔ اب فرمائیے کہ مسیح کا وارث تخت داود ہونا صحیح ہے یا صحیفہ ارمیا اگر فقرہ اول صحیح ہے تو صحیفہ ارمیا کو بیل سے خارج کرو اور جو صحیفہ ارمیا کو درست سمجھو تو وراثت سے دست بردار ہو چلو بس جو چکا فیصلہ تو یہ کہو در دسر کیسا بیگانہ سری کیا۔ راقم اک غریب مسلمان۔

شکر یہ

ہمیشہ منشور محمدی سے دل سے ایڈیٹر ان اخبارات شفق حیدر آباد دکن۔ صادق الاخبار بیجا و لیپور۔ اخبار

دار السلطنہ کلکتہ۔ و طوطی ہند میرٹھ کی یاد فرمائی اور عنایت کا شکر گزار رہے کہ ان حضرات نے اپنا اپنا پرچہ زینت بخش مطبع بحر الاسلام کرنے کے سوائے کرم گستری اور بندہ پروری سے اخبار منشور محمدی کا اشتہار بھی اپنے اخباروں میں نہ فرمایا۔ خداوند تعالیٰ شانہ ان حضرات کے مطالبہ و اخبارات میں ترقی روز افزون عنایت فرماو ہمت صادق الاخبار کی خدمت میں التماس ہے کہ طبع اخبار پر بجائے بجنور۔ بشکلور لکھا کرے کیونکہ صورت اول سے اخبار لاہور وغیرہ سے ویڈیو آفس میں جا کر کئے ہفتہ کے بعد دفتر منشور محمدی میں پہنچتا ہے۔

عذر

منشور محمدی کے ایک عنایت فرما مقام عذر سے تحریر فرماتے ہیں کہ چشم دیدہ تسلیم فرماتے ہیں کہ یہاں ایک چھپوٹا گھنے جال میں ایک عجیب و غریب چھپلی پکڑی ہے جسکا مونہ آدمی کا ہے مات اور انگلیاں۔ ناخن اعضائے تناسل وغیرہ آدمی ہی کا ہے مگر نیچے کا ڈھریعہ ناف سے نیچے کو چھپلی کا قسم ہے اسکا طول ۸ فٹ ہے اور حیرت یہ ہوتی ہے کہ حذافہ ایسی عجیب الخلقیت چھپلی ہی پیدا کی ہے جسکا ذکر سوائے قصے اور کہانیوں کے اور کہیں نہیں جس شخص نے یہ چھپلی پکڑی لے لیا وہ روپیوں کو فروخت کیا اور پانچ والے نے دس کی اور دس والے نے ۲۵ روپیوں کو بیچا ہے

پچیس روپیہ والے شخص کو ہزار روپیہ چھپی کی قیمت ملے ہیں وہ دینے راضی نہیں۔

سر سپانڈنٹ صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس چھپی کا فوٹو گراف دفتر اخبار میں قریب روانہ کریں گے۔

قبول اسلام

وہی عنایت فرما لکھتے ہیں کہ یہاں ایک شخص بالو نام مسلمان ہوا اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا بمبئی کے عنایت نامہ سے معلوم ہوا کہ وہ ان ایک عورت سیتا نامی مسلمان ہوی اور آمنہ نام رکھا گیا۔

اشتراک کتاب تائید الاسلام

اس نام کی ایک کتاب نہایت سلیس عبارت میں مولوی غلام اللہ صاحب قصوری نے تصنیف کر چھپوائی ہے جس میں اصول اسلام کو نہایت خوبی سے ثابت کیا گیا ہے ایسی کتابوں کی ضرورت اس زمانہ میں نہایت درجہ کی ہے۔ عام مسلمانوں کے لئے عموماً اور طالب العلموں کے لئے خصوصاً حکم اکیر رکھتی ہے خریدار بہت جلد اپنی درخواستیں مع قیمت ۱۲ رو اور محصول واک ایک آنہ بھیج کر سے پاس سے طلب فرمائیں۔

پتہ

لاہور۔ موچی دروازہ مدرسہ احمدیہ واقع مسجد کمانگران پاس مولوی غلام اللہ صاحب قصوری کے پہونچے۔ عام خریداروں کی نسبت زیادہ خریدنے والوں کے لئے رعایت

بھی منظور ہے سو روپیہ کے خریدار کو سیکڑہ دس روپیہ کی تخفیف کیجا دیگی۔

ریویو

بر کتاب تائید الاسلام

بے مثبت احکام الہی اسلام اسلام کی تائید میں ہے خیر انجام نور ایمان ہے۔ دیدہ دل کی جلا تصنیف کتاب تائید الاسلام

نور چشم ایمان اگر کہوں بجا ہے۔ آنکھوں سے لگاؤ سر پر رکھوں زیبا ہے۔ کتاب تائید الاسلام مؤید دین خیر الانام ہے۔ سبحان اللہ مصنف ثبوت قرآن اور اثبات نبوت میں داودی کی زور طبیعت اسکو کہتے ہیں کہ اپنے دلائل کو عقل و نقل سے ختم پر ثابت کیا ہے۔ مہذب کلام ہے عمدہ اتمام ہے۔ نشر جگر اعدای دین ہے۔ چشم اہل یقین ہے۔ داود داد انصاف انصاف اگر اسیر ہی ہمارے عیسائی بیانی اپنی مرعی کی ایک ہی ٹانگ کہے جائیں تو وہ جائیں اور انکا ایمان

اسلام کی تائید کا محزن ہے یہ

توصیف دین حق کا معدن ہے یہ

شمس تیز دین اسلام ہے یا

کوئی صف شکن لشکر دشمن ہے یہ

تصنیف منیف مولوی غلام صاحب قصوری ہے یہ وہ ہزبر میدان مناظرہ ہے جسکو مناظرہ اہل کتاب کی مابیت پوری ہے۔ مختصر تحریر ہے۔ مگر

دریا گوزہ میں بند ہے۔ اسناد مسلم الثبوت کا دہیر لگا دیا ہے۔ شان اسلام جا بجا بنلا دیا ہے جوئی اسلام آئینہ ہے۔ یہ وہی دیکھے جسکا دل رنگ نصیب صاف ہے۔ حق نبی و حق جوئی کا آمادہ ہے۔ معذر علی و عماد الدین اپنی فرخزات پر فخر کریں یہ کبیا نازیبا ہے۔ یہ بندہ خدا باوجود اس لیاقت خدا داد کے کہ نفسی کرے۔ کیا قدرت خدا ہے۔ تین حصوں کی کتاب ہے حصہ اول میں ثبوت قرآن۔ حصہ دوم میں ثبوت اور حصہ سوم میں ثبوت احادیث نبوی ہے۔ جو برہان ہے قایم اور جو دلیل ہے قوی ہے۔

انکھون سے لگاؤں آرزو پھیری
منہ سے جو مون یہ جستجو ہے میری
تائید میں اسلام کے آسان کتاب
لیکھ دیکھو یہ گفت گو ہے میری

ماشاء اللہ باغ دین اسلام اس زمانہ قرب قیامت میں بھی کیسا ہرا ہرا ہے کہ ہر ایک ہمارا خوبی اسکا رشک باغ طوبی ہے۔ جو مغموم باد یہ خلافت حسین سیر کو آئے۔ دیر کیا ہے اسکی رو کو دیکھ کر تہرے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ زبان پر لانے کے سوائے کچھ گنجائش نہ پائے اسباغ سبز کی یہ تازگی فضل الہی سے ابھی ان بزرگان دین کی سچی سے ہے جو تائید اسلام اپنا فرض سمجھے جو ہے میں۔ رات دن کسی خیال میں لگو ہوئے ہیں۔ مذہب حق کی تائید کا وہیان ہے

خیال ہے تو یہی آرزو ہی تو یہی اس میں فرق آئے کیا امکان ہے۔ پادری لوگ اور متمول نصارا کیا کچھ کوشش اپنی مذہب کی اشاعت میں کر رہے ہیں مگر حال یہ ہے کہ اشاعت مذہب کے آزمین یار لوگ خوب حق حق نوالہ کھا رہے ہیں ہزاروں روپیہ اور ارسے ہیں تو یہی برس دن میں کوئی عیسوی ہونا نہیں اگر کوئی آفت کا مارا ہوا ہے تو وہی جسکو حیا شب قوت ہے ادھر دیکھئے کہ نہ اسلام کی وہ زور کی منادی ہے اور نہ عشر عشر صرف نہ تالیف ہے نہ تصنیف نہ کوئی اہل اسلام کو اکر لیں ایسے ہیں کہ اپنے سرمایہ سے کچھ سکام کے لئے دیتے ہیں تاہم روشنی مذہب حق چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ صد ہا ہندو و نصاریٰ سال بہر میں مسلمان ہوتے ہیں با ایمان ہوتے ہیں اسکا یہی سبب ہے کہ کوئی مرد خدا جو اسلام کی منادی کا کہیں کہیں بیڑا اٹھائے و عطا کرتا ہے یا کوئی بزرگ اپنے عزیز اوقات کے صرف سے کوئی رسالہ با این بیامانی و عدم تقویت اسلام کی تائید میں لکھ دیتا ہے تو اسکے مطالعہ سے کچھ زنگ دل مصقل ہوتا ہے اور دین حق کو پہچان کر صرف امید عقیقہ میں مسلمان ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ حال ہے تو ہم جتنی خوشی کتاب تائید الاسلام کی مطالعہ میں کریں بجا ہے حق تو یہ ہے کہ زیبا ہے۔

صاحبو مسلمان بہاؤ۔ محنت نے اپنا حق ادا کر دیا ہے
 کہ بصر کثیر و محنت وافر ایسے ایک کتاب اسلام کی تائید
 میں بدلائل عقلیہ و نقلیہ لکھ کر چھپوائی۔ جو لکھا لا جواب
 لکھا اب آپکا ذمہ ہے کہ اوسکی خریداری کریں اس
 پانچ نہیں تو ایک ہی کتاب اپنے مطالعہ کے لئے خریدیں
 جو دسترس ہیں وہ بین بچیس لیکر غریب طالب علموں
 اور متلاشیان مذہب حق کو دیں۔ یوں تو صدقہ
 اور ہزار مسلمان ایسے نکلیں گے کہ اپنی خوشی اور
 عیش و رنگ میں صدقہ بلکہ ہزار کا صرف گوارا
 کرتے ہیں۔ بہائی اور یہی ایک نظر۔ جہاں صدقہ کا
 صرف گوارا ہے دو چار روپیہ بھی تائید اسلام کے
 نذر ہوں۔ اچی اعتبار پسیا بیکار نہ جائیگا جو کس
 اسکام میں خرچ ہوگا وہ روپیہ کا نفع دیگا۔
 یہ دین اسلام کی صفات ذاتی ہیں کہ وہ باوجود
 مسلمانوں کی اس بے اعتنائی کے خود بخود پہلے
 جاتا ہے اگر اہل اسلام میں آج وہ شوق و ذوق
 پہنچا جو آجکل پیروان دین پلوسی میں ہے تو دیکھا
 جاتا کہ سارا ہند بلکہ یورپ بھی مسلمان ہی قوم
 سے آباد رہتا۔ جد ہر دیکھو علماء اسلام غیر زبانوں
 میں منادی کرتے۔ یورپ جاتے امریکہ جاتے۔
 جہاں جانے اپنی مذہب کی اثبات سے سیکروں
 گیا لاکھوں کو مسلمان بناتے۔ واسے بڑا اعتنا
 اہل اسلام ہند کہ لاکھوں میں ایک شاید ایسا نکلیگا
 جسکو اشاعت دین اسلام کا خیال ہے۔ اخبار منشور
 محمدی کو نکلے دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہونا ہے

اور جو کچھ فیض اس اخبار سے پہنچا ہے وہ اظہر من الشمس
 ہے کہ ہزاروں ہندو نصارانے دین اسلام قبول
 کر لیا یا دہریوں کی بڑبڑیوں پر مہر پڑ گئے یا تو وہ
 شخصی تہی کہ شمس الاخبار اور نور افشان و کوب
 عیسوی میں کوئی ہفتہ مسلمانوں پر اعتراض ہے
 اور معاذ اللہ امانت دین اسلام خالی نہیں جاتا
 تھا یا اس اخبار کی اشاعت نے یہ کر دکھایا کہ پادری
 کاتے کسٹوں سے منہ بند ہو گئے اور نئے مسلمانوں
 کے اعتراضات دین پلوسی پر لٹتے ہوئے لگے کہ کسی
 پادری گورے یا کالے کو طاقت جواب کی نہیں رہی
 ایسا اخبار جسکی اشاعت نے یہ کر دکھایا چاہے تو یوں
 تھا کہ بنظر تعداد اہل اسلام ہندوستان ہزاروں
 کیا لاکھوں چھاپا جاتا مسلمان خریداری کرتے تو
 ولایت سے لندن بمبیس کے چھاپہ کی کل سنگانی پرنی
 مگر افسوس ہے کہ ایسا اخبار حاجی دین اسلام ہو
 سنت خیر الانام فقط چند سو چھاپا جاتا ہے۔ اور
 خریداروں میں بعض ایسے ہیں جو سال کا دو پیہ
 پیشگی روانہ کرتے ہیں ۶۔ بہین تفاوت روز
 کجاست تانکجا۔

اگر مسلمان کمر ہمت باندھتے تو آج منشور محمدی کا ترجمہ
 ایک جگہ گانہ خاص انگریزی اخبار میں چھپتا لاکھوں
 یورپ میں پورا دورا ہر ایک قسم کے لوگ دیکھتے۔
 امریکن مشن وجرمن مشن و لو تہرن مشن سبک مشنوں
 کو بھیجا جاتا اتنا کہ جو کتب اعتراضات و رفع اعتراضات
 سے ہمارے بزرگان مذہب محض محبت و تائید اسلام

مختصر محمدی نمبر اول جلد اول

میں چھاپایا لکھا ہے۔ لکھا ہی ایسا کہ سارے عیسائی
 اگر میرا اثبات میں تو جواب با صواب ممکن نہو ان کا
 معنون انگریزی اور فرانسی زبانوں میں مشہور ہوتا
 اور جس کتاب کا اب ہم یہ لکھ رہے ہیں اس کے
 وکامل مطالعہ ان زبانوں میں مشہور پاتے تو ان کا
 کیجیگا۔ اسی مسلمانان ہند غور کیجیگا کیا کچھ ترقی
 دین متین ہوتی غور۔ غور۔ الغاف۔ الغاف۔
 غنیمت ہے کہ اس زمانہ بے اعتنائی اہل اسلام میں
 ایسے بزرگ ہی ہیں جیسے مولوی غلام اللہ صاحب
 قصوری جو اپنی محنت و صرف زر سے رسالہ ہائے
 تائید دین لکھتے اور چھپواتے ہیں۔ یہ مرد خدا سچے
 تو یہ ہے تمام اہل اسلام ہند کے شکر یہ کام مستحق ہے
 خاص کر ہم اپنا شکر یہ عنایت پہلے مولوی صاحب کو پیش
 کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری طول و طویل تجویز
 نے حاشا اپنے محنت کی داد ندی۔ داد ہماری
 مراد تو یہ ہے کہ مسلمانان ہند دین۔ کیونکر۔ خریداری
 تائید اسلام سے۔ مفت کئے آؤں کے صرف میں
 تائید اسلام حاصل ہوتی ہے۔ امید نہیں کہ مسلمان
 اس قدر بوجہ کو مانتے سے دینگے۔ صاحب خیال رہے اگر
 یہ کتاب میں بک جائیں تو مصنف کی ہمت بڑھیں گی۔
 یہ بات کیا کم ہے کہ آپ کو کتاب ملے اور اس کا نتیجہ
 یہ ہو کہ اور دوسری کتاب تائید الاسلام میں
 اس زیادہ حاصل و ضخیم اپنے قیمت کے عوض تیار
 ہو۔ اور مصنف کی ہمت بڑھے۔ شوق ہو۔ دیگر
 اصحاب واقف مناظرہ کتاب جو بسبب عدم شوق

اباے زمانہ ایسے کتابوں کو محنت اور تیری و تیر
 زمانہ سے تصنیف کئے ہوئے بلا انطباق فکر مندر
 بیٹھے ہیں ان کو ہی آپ کی ہمت و شوق خریداری
 سے امتیاز ہے۔ رد نصاریٰ سے سارا نہ رہا نا۔
 ماں جو جاو جس کتب فروش کی دکان میں جاؤ
 کتب رد نصاریٰ کا ذہیر لگا پاؤ پا دیوں کی
 کتابی الماریاں ہوں اور مسلمانوں کے جانب
 سے کتب رد نصاریٰ ان میں بہری رچی پائے
 جائیں۔ چھوٹے چھوٹے دو تین درتے رسالے۔ دو
 چار صفحے کے تحریر میں۔ نطج شان اسلام بہرے ہو
 گلی کو چون میں اردو میں ہی نہیں سب زبانوں
 میں تقسیم ہوتے نظر آئیں۔ الہی رونق اسلام ہم
 ہو۔ دنیا میں تیرے کلمہ حق کی صدا رہے۔ الہی
 دین کا بول بالا ہو۔ الہی دنیا بہر میں مسلمان
 ہوں۔ تیرے حبیب کا کلمہ پڑنا جاوے مسلمان
 ہوں ایسے کہ جسکی شوق دین میں فدا جان ہو۔
 تیرے نام کے ساتھ روح نکلیا وے۔ اللہم العز

من نمرین محمد وجعلنا منہم۔ واخذل من خذلک

دین محمد ولا تجعلنا منہم۔

تائید میں دین کی ہری لکھا۔ خواہش ہے کہ دیکھا
 بخیر اور بوجہ زندگانی اپنی۔ جائے تو نکلیا وے مسلمان

مسلم

انیا گہ گاہ ہوتے تھے یا کہ محرم عیسائیوں کا عقیدہ
 ہے کہ بزم کے سب بنی بوجہ گناہ آدم کے گناہ گار
 ہیں اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ گناہ کبیرہ بعد از

بخت نہیں کرتے اور تبلیغ احکام خدا میں سبھی خطا منہر
 کیرہ سے معصوم ہیں کیونکہ گناہ گار بنی پر امت کو اعتبار نہیں
 ہم مسلمان بائبل کو جب مانتے ہیں تب مسیحیوں کو دیکھا
 دیا ضرور ہے کہ حق دعویٰ کسکاسے کتاب طریق الحیات
 منہر فائزر صاحب چہا پہ لندن صفحہ ۸۴ ظاہر ہے کہ
 ایسے کام کرنا خدا کو اوتار نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا
 ہے کہ خدا پاپ کرے یا ایسی ایسی کام بجا لاو سچ
 ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے مگر اس صورت میں
 کہ ہر آدمی اور ہر طرح کا پاپ اسکی ذات و ارادہ
 مقدسہ کے برخلاف ہے تو وہ ان کو کبھی نچا بیگا
 نور نہ کرے گا اور نہ کر سکتا ہے پس یہ اوتار سب
 جہوت ہیں۔ اگر مذکور یہ کہے کہ مارون و موسیٰ
 و داؤد و سلیمان کا گناہ بائبل میں صاف لکھا
 ہے اور عیسائیوں کو بھی اقرار ہے پھر اسکا کیا
 سبب کہ بنی اسرائیل میں جو اوتار ہوئے انکا گناہ
 کرنا تو اچھا اور بندگی اوتار کی گناہ پر اعتراض
 پس یہ انصاف کہ اپنی وہی مٹھی اور دوسرے
 کی وہی کھٹی یہ خاص حق عیسائیوں کا ہے پس
 حسب راء فائزر صاحب انبیاء و محمد و حین بوجہ
 گناہ کے دفتر نبوت سے خارج ہو جاوین یا یہ کہ
 گناہ گار اوتار پر اعتراض نہ کریں یا اس دعوے
 خدا و انبیاء سے باز آویں یہ تو وہ مثل ہے کہ
 جی جھے بہت قائل کرتے تھے مگر میں نہیں قائل
 ہوتا تھا مجھے تعجب ہے کہ ایسے ایسے مذہب باوری
 ہو کر کے دوسرے کے عیب جوئی پر خوب کمر باندھ

میں مگر عیب اپنا خیال نہیں کرتے اس معلوم ہوا کہ
 بے انصاف مذہب سچی ہے جسکا اثر دل میں محسوس
 آدمی کے کچھ ہی تاثر نہ کرے گا انجیل نیشتر میں اب تھا
 تذکرہ بہت جگہ آیا ہے کہ مقدس و مبارک و خدا
 کی فرزند خدا کا گناہ نہیں کیا کر تو میں ا یوحنا
 باب نمبر ۱۸ ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا
 ہوا ہے گناہ نہیں کرتا پر جو کوئی خدا سے پیدا ہوا
 ہے اپنی حفاظت کرتا ہے اور وہ نصیبت او سکھ
 نہیں چھوٹا ا یوحنا باب نمبر ۹ جو کوئی خدا سے
 پیدا ہوا ہے اس سے خدا کی فرزند اور شیطان
 کے فرزند ظاہر ہیں۔ نمبر ۱۷ مذکورہ بالا سے ظاہر
 معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کو شیطان گمراہ نہیں
 کر سکتا اس ہدایت پر ہی حواری مقدس کی
 عیسائی بہائی اپنے باطل عقیدے کو نہیں چھوڑتے
 اب سچ کے دوست ہم ہیں جو او سپر دل سے ایمان
 رکھتے ہیں اور نام کی عیسائی مسیح کی نام کو بدل
 عزت کرنے والے جب عیسائیوں کے یہ مسئلہ بنایا
 کہ کل اولاد آدم گناہ گار ہے تب مسیح کا معصوم ہونا
 مشکل ہوگا اسلئے مسیح کو ہی گناہ گار بنایا گاتا تھا
 باب نمبر ۱۳ سچ کے ہمین مول لیکر نصیبت
 کی لعنت سے چھوڑا یا کہ وہ ہماری بدلی ملعون
 ہوا۔ و میدہ باب نمبر ۱۲ بطرح ایک آدمی
 کے سب گناہ نے اور گناہ کے سب موت ملی
 دنیا میں دخل پایا اوسی طرح موت سارے
 آدمیوں پر غالب ہوئی اسسبب کہ سب کے سب

گناہ گاہین یہی فقرہ اس عقیدہ باطل کی بنیاد
پڑی مگر غور کرنا چاہیے کہ اس فقرہ سے یہ بات کب
ثابت ہوئی کہ گناہ صغیرہ یا کبیرہ اور قبل از نبوت
یا بعد از نبوت اور تبلیغ احکام میں یا امور ذاتیہ
میں اپنی گناہوں کی سزا کا ذکر بائبل مقدس
میں بہت جگہ ہے اگر انبیاء سے وہ گناہ جو کہ لائق
سزا و جہنم ہی ہوتا تو پہلے نبی اکمل نبی کا سبنا
میں صرف تذکرہ کرتے مگر اس کا کچھ نشان نہیں
ملتا فرض کرو کہ اول بانی گناہ کی آدم ہی ہو
تو کسی نے نہیں ذکر کیا کہ آدم کس گناہ اکل
شجر میں ایسی عذاب میں ہیں اور خود آدم ہی
کا کیا گناہ تھا درخت سے مراد نیکی و بدی کا درخت
تورات کتاب پیدائش میں لکھا ہے تو یہ ایک
تمثیل ہوئی کہ حقیقی گناہ بلکہ تعلیم نامہ کہنا چاہیے
کہ ای کل بنی آدم تم گناہ نہ کرنا پس جب تک
کہ یہ بات نہ ثابت ہو کہ کیا گناہ آدم نے کیا اور
وقت تک سب خبیثوں کا گناہ کا رہنا نامور
ہے کیونکہ دراصل قاعدہ سچی ٹوٹ گیا اور دنیا
سچ کے ننو ذیا اللہ لنتی کہتے ہیں یہ ہی اونکی
غلط فہمی ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس
دنیا میں مبعوث ہو کر کے جو جو موا عطا حسنہ
بیان کئے اور یہ وہ دگر ام سے ایذا پائی اور لذت
و قمار متناہ تھا ہے یہی دنیا کی دنیا والوں کی
نظر میں چکا ہے البتہ ہماری ہدایت کیلئے
معیت میں مجھے تو یہ عام محاورہ ہے بولنے

کا کہ وکیل اہل معاملہ سے کہتا ہے کہ ہمارے وکیل
مجھ پر یہ محنت پڑی اور یہ بات سچی ہے کہ
ہر ایک انبیاء کو اپنی امت کی ہی خواہی میں مد
تھا مصیبتیں اٹھائیں استبائیں میری کچھ خاص
راے نہیں ہے بلکہ تفسیر اسکاٹ و ہنری دھان
برون کی یہی تحقیق ہے اگر عیسائی بیانی مجھے
مگر بے انصاف سمجھیں تو اپنی تفاسیر نکال کر
دلکی تشفی کر لیں اور ناحق کا الزام مسلمانوں
پر نہ کریں۔ ہندوستانی عیسائی تو اکثر بے
علم و مثل طوطی و مینا کے پادری صاحبان
کے سنی سنائی بولتی ہیں ان کو تحقیق کب
نصیب اور اسکی کیا ان کو حاجت ہے یہ
محنت کہانے کو ملتا ہے یہ ہی ایک قسم کی دنیاوی
نو کری سمجھ لیا ہے مگر بانی مسلمان دلائی
جو کہ بعض ام اے دال ال ڈی ہیں کتاب سے
اپنی تصفیہ کریں اور ہمارے علما کلام عیسائیوں
کو قابل التفات سے نہیں سمجھتے ہیں کہ تحقیق
اردو مسائل میں چھا پدیتے ہیں جس طرح کا
جو عقیدہ مقرر ہو گیا ہے وہ لکیر کا فقیر چلتا ہے
یہ نہیں کہ تلاش کریں کہ کس کس مفسر نے
کیا کیا باتیں لکھی ہیں۔ باتے آئندہ۔

مطبع بحر الامام واقع معسکر بنگلور

محمد رفیع شہر کی اہتمام سے چھپا۔